تعلقات عامہ دفتر

جامعہ ملیہ اسلامیہ، نئی دہلی

July 29, 2021

جامعہ ملیہ اسلامیہ میں ’افغانستان میں ابھرتی جغرافیائی سیاست اور مقامی مضمرات‘ کے موضوع پر آن لائن لیکچر کا انعقاد

پریس ریلیز: ایم ایم اے جے اکیڈمی برائے بین الاقوامی مطالعات، جامعہ ملیہ اسلامیہ نے مؤرخہ 28 جولائی 2021 کو ’افغانستان میں ابھرتی جغرافیائی سیاست اور مقامی مضمرات‘ کے موضوع پر ایک آن لائن لیکچر منعقد کیا۔ اس پروگرام میں لندن یونیورسٹی کے ڈاکٹر اویناش پلی وِل سینئر لیکچرر، انٹرنیشنل ریلیشنز اور ڈپٹی ڈائریکٹر، جنوب ایشیا انسٹی ٹیوٹ اسکول آف اورینٹل اینڈ افریقن اسٹڈیز نے خطبہ ارشاد فرمایا۔

پروفیسر اجے درشن بہیرا، آفیشیٹنگ ڈائریکٹر، ایم ایم اے جے اکیڈمی برائے بین الاقوامی مطالعات، جامعہ ملیہ اسلامیہ نے مہمان مقرر اور شرکائے پروگرام کا دل کی گہرائیوں سے خیر مقدم کیا۔ اپنی ابتدائی گفتگو میں انھوں نے لیکچر کے مرکزی خیال کو تعارف کرایا اور اس بات کو اجاگر کیا کہ وقفے وقفے سے طالبان کس طرح اقتدار میں آئے اور پھر اقتدار سے غائب ہوئے۔ خطے میں اس نہج کی جغرافیائی سیاست کے اثرات نے ہندوستان کے لیے اس طرح کے حالات بنائے ہیں کہ وہ جملہ وابستگان افغانستان سے ’کثیر رخی‘ نوعیت کا تعلق رکھے۔

ڈاکٹر پلی وِل نے اپنی پر مغز تقریر کو چار بڑے حصوں میں تقسیم کیا تھا۔ اسلامی جمہوریہ بنام اسلامی امارت، پاکستان اور افغانستان کا مستقبل، علاقائی مملکتیں: چین، روس، ایران اور وسطی ایشیا اور ہندوستان کے لیے ان باتوں کے در پردہ معانی۔

طالبان کی حالیہ فوجی جارحیت کا تجزیہ کرتے ہوئے ڈاکٹر پلی وِل نے اس بات پر اپنے شک وشبہے کا اظہار کیا کہ طالبان افغانستان کے اہم شہروں اور کابل میں اپنا قبضہ جمالینے کی پوزیشن میں ہیں بلکہ حالات کو دیکھتے ہوئے ایسا محسوس ہوتا ہے کہ ان کی حکمت عملی یہ ہے کہ سرحدی علاقوں پر قبضہ جما کر وسائل کی آمد کو کم کردیں اور موجودہ وسائل کو محدود کرتے ہوئے افغان سرکار پر دائرہ تنگ کریں۔ طالبان کا مقصد یہ ہے کہ افغان سرکار سیاسی طور پر ختم ہوجائے نا کہ فوج کے ذریعہ قبضہ جمایا جائے۔۔ اور یہ صرف حکمت عملی نہیں بلکہ بقا کا میکانزم بھی ہے۔ 31 اگست تک امریکی افواج کی مکمل واپسی کے

بعد یہ دیکھنا اہمیت کا حامل ہوگا کہ کس کے پاس مذاکرات کی طاقت ہے آیا دوحہ معاہدہ کے پاس ہے یا کہیں اور ہے۔

علاقائی طاقتوں کے رول کے سلسلے میں مہمان مقرر کا یقین تھا کہ پاکستان کے اثر سے آزاد طالبان، ایران کی ترجیح ہوگی جب کہ روس اور چین اس کے بات کے خواہاں ہوں گے کابل میں ایک شمولیت والی سرکار کی تشکیل ہو۔ چین کے اہم سروکار یہ ہیں کہ چین مرکوز ملی ٹنیٹ گروپ کا خاتمہ ہو اور اقتصادی پروجیکٹ کے توسط سے اس کی مالی سرمایہ کاری کو تحفظ کی فراہمی یقینی بنائی جائے۔ طالبان میں پاکستان کی کئی نیابتیں ہیں لیکن اس کا اندازہ لگا پانا مشکل ہے کہ اس کی پالیسی آخر کیا ہوگی کیا یہ اقتدار میں آنا چاہے گی۔ یہی وجہ ہے کہ طالبان کے ساتھ پاکستان کا فائدہ پائیدار نہیں کیوں کہ بغاوت اور سرکشی ادھوری اور ٹکڑوں میں منقسم ہے۔

افغانستان میں ہندوستان کے امکانات کا تجزیہ کرتے ہوئے ڈاکٹر اویناش کی رائے تھی کہ اگر ہندوستان افغانستان میں چین کے اثر ورسوخ کو محدود کرنے کے لیے سنجیدہ ہے اور کابل اور پاکستان کے درمیان توازن اور اعتدال کو یقینی بنانا چاہتا ہے تو اسے طالبان کے ساتھ مذاکرات کرنی ہی چاہیے اس کے علاوہ اس کے پاس کوئی دوسرا چارہ نہیں ہے۔ حالات کا جائزہ لینے کی غرض سے ہندوستان کو کوشش کرنی چاہیے کہ وہ پاکستان کے ساتھ غیر رسمی طریقے سے اس معاملے میں پہل کرے اور افغانستان میں ہندوستان کی موجودگی کے تناظر میں پاکستان کی سطح کو نئے سرے سے تشکیل دے۔ پاکستان، طالبان کی طرف سے ہونے والے شدید رد عمل کی وجہ سے فکر مند ہے اور نئی دہلی کے ساتھ پائیدار تعلقات کے لیے طالبان کی خواہش کو بھی پاکستان ہضم نہیں کر پا رہا ہے۔ اس صورت حال سے ہندوستان کو مستقبل قریب میں ہی اپنی حکمت عملیوں کو نئے سرے سے مرتب کرنے میں کچھ مدد ملے گی۔

لیکچر میں ملک بھر سے لوگوں نے بڑی تعداد میں شرکت کی۔ تقریر ختم ہونے کے بعد سوال و جواب کا سیشن بھی ہوا جس میں شرکائے بزم نے مختلف سوالات پوچھے۔ پروفیسر بیہرا نے بصیرت افروز تقریر کے لیے مقرر کا اور لیکچر میں سرگرم اور فعال شرکت کے لیے شرکائے پروگرام کا شکریہ ادا کیا۔

تعلقات عامہ دفتر

جامعہ ملیہ اسلامیہ نئی دہلی